OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com

انسانی دودھ کی خرید وفروخت اور شرعی احکام: تحقیقی مطالعہ

Buying and selling of human milk and Shariah rulings: Research study

Majid Nawaz Malik
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Learning, University of Karachi, Karachi, Pakistan.
Email: majidnawaz88@gmail.com

Received on: 10-04-2024 Accepted on: 14-05-2024

Abstract

Islam has made it obligatory for a woman to breastfeed her child for two whole years because this period is essential for the child's health in every way .Islam has also allowed a woman other than the mother to breastfeed the child who gets the status of a foster mother and the status of a foster mother is also equal to a real mother .If the child is deprived of both mother and father, it is the responsibility of his heirs to provide milk for him.In Islam, there is proof of the tahriim of feeding milk that makes meat and bones strong.This reason is also found in the milk bank.According to Ahnaf, there is proof of the tahriim by one sip, and by Shuafi's, by five sips.In Islamic countries, the custom of breastfeeding exists, so there is no need for a milk bank.Medical science has also provided suitable substitutes in case of unavailability of mother's milk or case it is not suitable for health, which are both religiously permissible and easily available .After coming out of the human body, milk starts to spoil due to bacteria, which causes its nutrients to be lost. Apart from this, there is a danger of milk trading among the women of socially poor families, which on the one hand is against the dignity of humanity. On the other hand, the children of these mothers themselves will be deprived of basic needs like milk. Even in Western countries, doctors, especially those associated with the milk bank industry or the treatment of children, are currently giving priority to Wet Nursing over the preserved milk of the milk bank, which is the second form of razaa'at common in Islamic countries. it is easy to account for the tahriim-e-nikah and it has been custom in Islamic countries for centuries.The establishment and maintenance of these banks require a huge investment, which, although it has no value compared to human life, most Islamic countries can use the method of razaa'at without spending this capital.Above all, our religious traditions and beliefs do not allow any steps towards violating the sanctity of foster relationships even when there are alternative solutions.The Shariah texts are clear about this, it is not recommended or good to transgress the limits of Allah in any case. The Ahnaf, Shuafi'is, Hanbali's, and Malikiyyah all agree on the prohibition of razaa'at. The door of discord and chaos in the Muslim Ummah cannot be opened without reason.We don't need to follow the people of the West in everything, but it is also necessary to take into account our own culture, religion, and belief.It is not advisable to encroach on the limits of Allah in the name of innovation.It is better to promote breastfeeding as much as possible and Muslims in the West should create unity within themselves and manage the Nurses Law for their children.

Keywords: Milk Banks, Human milk, foster mother, Tahriim, Razaa'at, Nikah.

1۔ تعارف واہمیت موضوع

پیدائش کے بعد بچہ کے لیے ممکن نہیں ہوتا کہ وہ اپنی زندگی کی حفاظت اور افزائش کے لیے ماں کے دودھ کے علاوہ کوئی غذا استعمال کرے اس لیے وضعِ حمل کے بعد عورت کے پستانوں میں قدرتی طور پر دودھ جاری ہو جاتا ہے اور بچے کے لیے اس کے دل میں پیدا ہونے والی محبت وشفقت اُسے بچے کو دودھ پلانے پر آکساتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت پر واجب کیا ہے کہ وہ بچے کو پورے دو سال دودھ پلائے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ مدت ہر طرح سے بچے کی صحت کے لیے ضروری ہے۔ اسلام نے یہ بھی اجازت دی ہے کہ والدہ کے علاوہ دوسری عورت بھی بچے کو دودھ پلاسکتی ہے جسے رضاعی ماں کا رتبہ ملتا ہے اور رضاعی ماں (Foster Mother) کا درجہ بھی حقیقی ماں کے برابر ہے۔ اگر بچہ خدا نخواستہ ماں اور باپ دونوں سے محروم ہو جائے تو اس کو دودھ پلانے کا انتظام کرنا اس کے ورثاء کی ذمہ داری ہے۔ گویا شرعِ متین نے شیر خوار بچوں کو اپنی ماں کے علاوہ دوسری عورت کا دودھ پلانے کی اجازت دی ہے۔

سائنس کی ترقی نے ایک طرف انسان کو بیش بہا سہولیات دی ہیں مگر دوسری طرف ان سہولیات کے ساتھ نئے نئے مسائل اور پیچیدگیاں بھی پیدا ہو رہی ہیں، دور حاضر کے ان بے شمار مسائل میں سے ایک دودھ بینک (Milk Bank) کا قیام ہے۔ موجودہ زمانے میں بلڈ بینکس (Blood Banks) کی طرح عورتوں کے دودھ کے بینک (Milk Bank) قائم ہونا شروع ہو گئے ہیں، یہ بینک عورتوں سے دودھ خرید کر اس کو جمع کرتی ہیں پھر قیمتاً یہ دودھ بیچتی ہیں تا کہ ماں یا مرضعہ (Foster Mother) کے دودھ کے بدلے بچے اس سے غذا حاصل کریں۔

یورپ میں جب تمام انسانی اعضاء کے بنک قائم کرنا شروع ہوئے، جن میں آنکھوں کا بنک (Eye Bank)، جلد کا بنک (Skin Bank)، بلڈ بنک (Blood Bank) وغیرہ شامل ہیں، اسی دوران ملک بنک بھی قائم ہوئے۔ ملک بنک میں ایسی خواتین کا دودھ جمع کیا جاتا تھا جو عطیۃً یا قیمتاً دودھ دیتی تھیں اور انہیں جراثیم سے محفوظ کر کے پیکٹوں میں بند کر لیا جاتا تھا اور اطباء جب کسی بچے کو دیکھتے کہ اس کا وزن زیادہ کم ہے یا وہ غذائی کمی کا شکار ہے، یا کسی اور بیماری کی وجہ سے صحیح نشوونما نہیں پا رہا تو اسے ماں کا دودھ تجویز کر دیتے اور بعض اوقات خود اس کی اپنی ماں کے ہاں اس وقت دودھ نہ ہوتا اور معاشرتی صورتحال میں تعاون مفقود تھا، اس طرح کی صورتحال سے نپٹنے کے لیے انہوں نے ملک بنک قائم کرنا شروع کر دیے۔ میڈیکل سائنس میں یقیناً یہ ایک بڑا اقدم تھا اور جن اطباء نے یہ شروع کیا انہوں نے انسانیت کی خدمت کے لئے شروع کیا ہوگا۔ یورپ اور امریکہ میں چونکہ خاندانی نظام متاثر ہو چکا تھا اور نام نہاد تہذیب وترقی کے نام پر وہ بہت سے خاندانی مسائل کا شکار ہیں اگر کسی وجہ سے بچے کو ماں کا دودھ میسر نہ آسکے تو اس بچے کو دودھ پلانے والی خاندان میں بہت کم ملتی ہے کیونکہ کوئی بھی خاتون دوسرے کے بچے کے لئے پابند ہونا پسند نہیں کرتی۔ مشرقی ممالک میں اور بالخصوص اسلامی ممالک میں بالعموم خاندان میں سے کوئی نہ کوئی خاتون ایسے بچے کو دودھ پلانے کے لئے تیار ہو جاتی ہے اور مرضعہ (Foster Mother) سہولت سے دستیاب ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے ملک بنک کی ضرورت یہاں بہت زیادہ محسوس نہیں ہوتی۔

عورت کے دودھ کی خرید وفروخت سے بہت سارے سوالات جنم لیتے ہیں مثلا: بچے کا ایسا دودھ پینے کا کیا حکم ہے؟ کیا بچے اور جس عورت کا دودھ ہے اس میں حرمت پیدا ہو گی؟ کیا یہ عورت اس بچہ کی رضاعی ماں بن جائے گی اور یہ بچہ اس عورت کی دوسری اولاد سے نکاح نہ کر سکے گا؟ کیا عورتوں کے دودھ کی خرید وفروخت جائز ہے؟ اور اس مخلوط دودھ (یہ دودھ بسا اوقات کئی عورتوں کا مخلوط دودھ ہوتا ہے) پینے سے کیا اثرات مرتب ہونگے؟ یہ موضوع تشنہ تحقیق تھا، لہذا زیر نظر مقالہ تحقیق میں اسی خلا کو پُر کیا جارہا ہے۔

2۔ماں کے دودھ کی اہمیت

بچے کے لئے ماں کا دودھ وہ انمول غذا ہوتی ہے جو ابتدائی ایام کی تمام ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ قرآن مجید میں بچے کو دو سال تک دودھ پلانے کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

"وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ[1]"

ترجمہ: اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال تک دودھ پلائیں یہ مدت ان کے لیے ہے جو رضاعت کی مدت پوری کرنا چاہیں۔

اگر بچہ اس عمر کے دوران دودھ سے مستغنی ہو گیا اور والدین باہم رضامندی سے دو سال سے پہلے دودھ چھڑانا چاہیں تو اس کی بھی اجازت دی گئے ہے۔ مفتیٰ بہ قول کے مطابق عمومی حالات میں دو سال کے بعد دودھ پلانا جائز نہیں۔ اگر بچہ انتہائی ہی کمزور ہو اس کے گذارہ دودھ کے علاوہ اور کسی چیز پر نہ ہوتا ہو تو اس کو ڈھائی سال تک دودھ پلانے کی گنجائش ہے۔[2] لیکن حرمت نکاح کے لیے ڈھائی سال کی مدت ہے یعنی اگر ڈھائی سال کے اندر بچہ کسی عورت کا دودھ پیئے گا تو وہ عورت اس کی ماں اور اس کی اولاد اس بچہ کے بہن، بھائی بن جائیں گے۔[3]

3۔نسلِ انسانی کی حفاظت

اللہ تبارک و تعالی کی ذات با حکمت ہے اور فعلِ حکیم حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ جو انسان بھی اللہ تعالی کے اوامر (Orders) اور نواہی (Prohibits) میں غور کرے گا تو اس میں ضرور کوئی حکمت پائے گا۔ اللہ تعالی نے مخلوق کی تخلیق فرمائی اور علمائے کرام نے تخلیقِ خلق کے پانچ مقاصد فرمائے ہیں، چنانچہ امام غزالیؒ "المستصفی" میں لکھتے ہیں:

"مقصود الشرع من الخلق خمسة و هو أن يحفظ عليهم دينهم و نفسهم و عقلهم و نسلهم و مالهم ، فكل مايتضمن حفظ هذه الأصول الخمسة فهو مصلحة ،وكل ما يفوت الأصول فهو مفسدة و دفعها مصلحة[4]"

ترجمہ: مخلوق کی خلقت سے شرع کا مقصد پانچ باتیں ہیں، وہ یہ کہ ان کے دین، نفس، عقل، نسل اور مال کی حفاظت کرے، ہر وہ چیز جو ان پانچ باتوں کی حفاظت کی مضمون ہو وہ مصلحت ہے اور ہر وہ چیز جو ان اصول کو فوت کرے وہ مفسدہ ہے، اور اس کو دور کرنا مصلحت ہے۔

اگر نسلِ انسانی کی حفاظت نہ ہو تو نوعِ انسانی کے ساتھ ساتھ مقصدِ تخلیق انسانی یعنی عبادت بھی محفوظ نہ ہو گی۔ اللہ تعالی نے نسل انسانی کی حفاظت فرمائی اور اس کے لئے بہت ساری ہدایات اور احکامات عطا فرمائے جن میں نکاح کرنے کی ترغیب وفضیلت، گواہوں کا تقرر، طرفین کے حقوق کی رعایت کے ساتھ ساتھ بد نظری، مردوں اور عورتوں کے باہمی اختلاط اور کشفِ عورت کی حرمت کے ساتھ رضاعت کے

احکام شامل ہیں۔

4۔مقدار موجب تحریم

احناف[5] اور مالکیہ[6] کے ہاں رضاعت میں دودھ کی مقدار کم ہو یا زیادہ ہر صورت میں رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔وہ رضعات کی تعداد کے قائل نہیں ہیں،ان کی دلیل قرآن پاک کی آیت رضاعت " وَأُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ"[7] ہے کہ اس میں کوئی تحدید وارد نہیں ہوئی اس لئے وہ اس چیز پر دال ہے کہ دودھ کثیر ہو یا قلیل مطلقا موجب تحریم ہے۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے " يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ"[8] رضاعت اس کو حرام کر دیتی ہے جسے نسب حرام کر دیتا ہے اور ایسا ہی اثر حضرت عبداللہ بن عباس سے موطا امام مالک[9] میں اور انہی سے اور سعید بن المسیب اور عروہ بن الزبیر سے موطا امام محمد میں منقول ہے۔[10] اور حنابلہ[11] اور زیدیہ کے نزدیک کم از کم پانچ رضعات سے تحریم ثابت ہوتی ہے۔بعض روایات تین رضعات کی بھی ہیں۔پانچ رضعات کی دلیل حضرت عائشہ کی روایت ہے جس میں ذکر ہے کہ قرآن میں ۱۰ رضعات معلومات نازل ہوئے تھے جو کہ بعد میں پانچ رضعات معلومات سے منسوخ ہو گئے اور آپ ﷺ کی وفات تک یہی قرآن میں پڑھا جاتا رہا ہے۔[12] ایسے ہی ام الفضل سے روایت ہے کہ ایک بار یا دو بار چھاتی منہ میں لینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی اسے تین رضعات والے اپنی دلیل بناتے ہیں۔[13] ایسی ہی ایک روایت حضرت ابوہریرہ سے بھی ہے۔[14] جبکہ ام المومنین حفصہ نے عاصم بن عبداللہ بن سعد کو اپنی بہن فاطمہ بنت عمر کے پاس دس رضعات پلانے کے لیے روانہ کیا جبکہ وہ دودھ پیتے بچے تھے۔[15]

5۔رضاعت کے فقہی اثرات

رضاعت(دودھ پلانے سے)سے نکاح کی حرمت اور اس کے توابع یعنی بچہ اور مرضعہ (Suckling Mother) اور ان کی اولاد وغیرہ کے درمیان نکاح کا عدم جواز، رشتہ داری کا قائم ہو جانا،ان کو دیکھنے، باتیں کرنے اور سفر کی اجازت ثابت ہو جاتی ہے مگر اس کے علاوہ دوسرے عمومی احکام جیسے میراث کا جاری ہونا، نفقہ کا لزوم، شہادت کا رد ہونا، عاقلہ کا ثبوت اور قصاص کا سقوط جیسے احکام ثابت نہیں ہونگے۔

آج کل ملک بینک(Milk bank) مختلف عورتوں سے دودھ خرید کر دوسرے خریداروں کو یہ دودھ بیچتی ہیں، خریدار بچوں کو چمچ، بوتل وغیرہ سے دودھ پلاتے ہیں،اس میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ رضاعت کے ثبوت کے لیے پستان سے دودھ پینا ضروری ہے یا چمچ، گلاس وغیرہ سے بھی دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہو جائے گی؟اس کا جواب یہ ہے کہ رضاعت کے ثبوت کے لیے پیٹ میں دودھ کا جانا ضروری ہے چاہے کسی بھی طرح ہو۔ائمہ اربعہ کے ہاں بچے کے پیٹ میں دودھ پہنچ جانے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے،چاہے پستان کے ذریعے سے ہو یا بوتل، چمچ وغیرہ سے ہو،استدلال سنن بیہقی کی یہ روایت ہے:

"لا رَضاعَ إلَّا ما أَنبَتَ اللَّحمَ ، وأنشَز العَظمَ"[16]

ترجمہ: اس رضاعت کا اعتبار ہے جس سے گوشت اور ہڈیاں بنیں۔

ان طریقوں سے دودھ پلانے میں بھی بچے کی نشوونما ہوتی ہے، اس لیے ان سے بھی رضاعت ثابت ہوگی۔ حرمتِ رضاعت کے ثبوت کے لئے صرف حلق کے راستہ سے دودھ پینا ضروری نہیں بلکہ ناک کے ذریعہ پیٹ میں دودھ پہنچنے سے بھی حرمت ثابت ہو جائے گی کیونکہ دودھ پیٹ میں پہنچنے کی اہمیت ہے، طریقہ استعمال کی نہیں بشرطیکہ مدتِ رضاعت کے اندر پہنچے البتہ اگر پیٹ کے زخم کے ذریعے بچے کے پیٹ میں دودھ داخل ہوا تو اس سے رضاعت ثابت نہ ہوگی، ایسے ہی اگر بچے کو پستان منہ میں دیا گیا مگر بچے نے دودھ نہیں پیا تو اس صورت میں بھی رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔[17]

6۔ملک بینکس (Milk Banks) کی خرابیاں

ا۔پہلی خرابی

ملک بینکس (Milk Banks) کی سب سے پہلی خرابی یہ ہوتی ہے کہ ملک بینک قائم کرنے والے مختلف علاقوں اور نسلوں کی عورتوں کا دودھ حاصل کر کے جمع کر کے اس کی خرید وفروخت کرتے ہیں، ان عورتوں کا نام اور پتہ بھی معلوم نہیں ہوتا، بچہ ایک ہی وقت میں کئی کئی عورتوں کا دودھ پیتا ہے، مسلسل دو سال تک ایسا دودھ پینے سے اس عرصہ کے دوران یہ سینکڑوں عورتوں کا دودھ پی چکا ہوتا ہے، جس سے رضاعت کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے، نسبی رشتہ داروں کی طرح رضاعی رشتہ داروں سے نکاح کرنا بھی حرام ہے، قرآن مجید نے محرم عورتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ "[18]

"اور جن ماؤں نے تم کو دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں"

معجم الکبیر للطبرانی کی ایک روایت ہے:

"يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ "[19]

یعنی جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

حرمت رضاعت کی وجہ سے دودھ پلانے والی تمام عورتیں اس بچے کی مائیں اور عورتوں کے بیٹے، بیٹیاں اس بچے کے بہن، بھائی بن جاتے ہیں اور اس بچے کی اولاد ان عورتوں کے پوتے، پوتیاں، نواسے اور نواسیاں بن جاتی ہیں، ایسے ہی چچا، ماموں، خالہ اور پھوپی وغیرہ کے سارے رشتے قائم ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورتحال میں بچہ اگر بڑے ہونے کے بعد ان عورتوں سے جن کا دودھ پیا ہے یا ان کی اولاد یا ان عورتوں کے اصول یا بہن بھائیوں وغیرہ سے نکاح کرے گا تو یہ ایک بہت بڑے جرم کا مرتکب اور حدود اللہ کو پھلانگنے والا ہوگا۔

ردالمحتار میں ہے:

"والواجب على النساء أن لا يرضعن كل صبي من غير ضرورة، وإذا أرضعن فليحفظن ذلك وليشهرنه ويكتبنه احتياطا ھ[20]"

ترجمہ: عورتوں پر یہ بات واجب ہے کہ بغیر ضرورت کے کسی بچے کو دودھ نہ پلائیں، جن بچوں کو وہ دودھ پلائیں ان کا نام، نسب وغیرہ اپنے پاس لکھ کر محفوظ رکھیں اور اس رضاعت کو معاشرہ میں مشہور کردیں (تاکہ کوئی ناجائز نکاح منعقد نہ ہو۔)

فقہائے کرام نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ حالتِ اضطرار کے علاوہ عورت کو خاوند کی اجازت کے بغیر کسی بچے کو دودھ پلانا مکروہ ہے۔ اگر کسی بچے یا بچی کو ایک علاقے کے کئی خواتین نے دودھ پلایا اور یہ بچہ یا بچی اس علاقے میں شادی کرنا چاہیں اور رضاعت پر کوئی دلیل اور شہادت موجود ہو تو رضیع اور مرضعہ کے اور ان کے اصول وفروع کے مابین نکاح کرنا درست نہیں اور اگر رضاعت پر کوئی دلیل اور شہادت موجود نہ ہو تو قیاساً تو یہ نکاح درست نہیں ہونا چاہیے مگر استحساناً یہ نکاح درست ہے، چنانچہ علامہ حصکفیؒ فرماتے ہیں:

"ولو أرضعها أكثر أهل قرية ثم لم يدر من أرضعها فأراد أحدهم تزوجها إن لم تظهر علامة ولم يشهد بذلك جاز"[21]

ترجمہ: اگر کسی کو بستی کی بہت سی عورتوں نے دودھ پلایا اور پھر معلوم نہ ہوتا ہو کہ کس کس نے اس کو دودھ پلایا ہے، پھر کسی بچے نے بستی کی کسی عورت سے شادی کا ارادہ کیا اگر رضاعت کی کوئی علامت اور شاہد بھی نہ ہو تو اس وقت یہ نکاح جائز ہوگا۔

۲۔دوسری خرابی

ملک بینکس (Milk Banks) کی دوسری خرابی یہ ہے کہ دودھ کے بچے پر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔فقہاء کرام نے فاجرہ اور مشرکہ عورت کا دودھ پلانے کو مکروہ فرمایا ہے، اس لیے کہ بچے پر بھی ان کے فسق وفجور اور شرک کے اثرات مرتب ہونگے اور ایسی عورتوں کا دودھ پلانے میں بچہ کو عار لاحق ہوگی، بسااوقات ان کی محبت کی وجہ سے بچہ اس گناہ اور شرک کی طرف مائل ہوجاتا ہے۔مرضعہ کے اثرات بچے کی طرف منتقل ہونے کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے بچے کو بے وقوف عورت کا دودھ پلانے سے منع فرمایا ہے، سنن البیہقی کی روایت ہے:

"نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تسترضع الحمقاء فإن اللبن يشبه "[22]

ترجمہ: آپ ﷺ نے بے وقوف عورت کو دودھ پلانے پر مقرر کرنے سے منع فرمایا ہے بے شک دودھ (عورت کے) مشابہ ہوتا ہے۔

ایسے ہی غیر مسلمہ، فاسقہ اور زانیہ کا دودھ پلانا بھی منع ہے چنانچہ ابن قدامہ حنبلی نے اپنی مایہ ناز کتاب "الشرح الکبیر" میں حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے:

"قال عمر بن الخطاب و عمر بن عبد العزيز رضي الله عنهما: اللبن يشتبه فلا تستق من يهوديه ولا نصرانية ولا زانية"[23]

ترجمہ : حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ارشاد فرمایا کہ دودھ (آدمی کے) مشابہ ہوتا ہے، اس لیے آپ یہودیہ، نصرانیہ اور زانیہ سے (بچے کو) دودھ نہ پلائیں۔

ابن نجیمؒ لکھتے ہیں: بے وقوف اور بازاری عورت کو دودھ پلانے کے لیے رکھنا بچے کو ہلاک کرنے کے مترادف ہے کیونکہ یہ نہ بچے کی حفاظت

کرے گی اور نہ وہ خود نقصان دہ اشیاء سے بچے گی، جس سے اس کا دودھ فاسد ہونے کی وجہ سے بچے کو نقصان ہو گا۔[24]

۳۔ تیسری خرابی

بعض اوقات عورتیں مختلف بیماریوں میں گھری ہوتی ہیں، دودھ کے ذریعہ سے یہ بیماریاں اس معصوم بچے کے جسم میں منتقل ہوتی ہیں، جدید سائنس ایسی بہت ساری بیماریوں اور جراثیم کے علاج سے عاجز آ گئی ہے، جیسے ایڈز (Aids) وغیرہ۔ مستقبل میں جیسے جیسے ماں کے دودھ کی اہمیت اور حصول کا طریقہ کار واضح ہوتا جائے گا ایسے ہی اس کی طلب میں بھی اضافہ ہوتا جائے گا۔ امریکا اور یورپ کے ممالک میں جہاں آنکھ، گردہ، خون اور جگر وغیرہ اعضـــاء کا انتقال (Transplantation) حکومتی نگرانی کے تحت ہوتا ہے مگر وہاں انسانی دودھ کو محض ایک غذا تسلیم کیا گیا ہے، جس کی خرید وفروخت گلی کوچوں میں ہونے کے باعث HIV، ایڈز(Aids) اور ہیپاٹائیٹس(Hepatitis) اور دوسری بیماریوں کے خطرات کئی گنا زیادہ بڑھ گئے ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انسانی دودھ کا کاروبار درست ہے یا نہیں؟ اس میں حضرات فقہائے کرام کی دو آراء ہیں، حضرات احناف عدمِ جواز جبکہ ائمہ ثلاثہ جواز کے قائل ہیں۔

مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کی اصح روایت کے مطابق اگر انسان کا دودھ الگ برتن میں بیچا جائے تو اس کی بیع درست ہے، دلیل میں یہ حضرات فرماتے ہیں کہ یہ پاک، نفع مند چیز ہے، جیسے اس دودھ کا پینا جائز ہے ایسے ہی اس کی خرید وفروخت دوسرے جانوروں کے دودھ پر قیاس کرتے ہوئے جائز ہے، احناف کے مذہب اور حنابلہ کی ایک روایت کے مطابق انسان کے دودھ کی بیع عدمِ مالیت اور حضرتِ انسان کا جزء ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔ یہ حضرات انسانی دودھ میں بیع کے جواز کی ابتدائی شرط مالیت کے ہونے سے انکار کرتے ہیں، دلیل اجماع اور قیاس ہے، اجماع یہ کہ "ولد مغرور" (آزاد عورت یا غیر کی باندی کسی آدمی کو مطلق باندی کہہ کر بیچی گئی جس سے اس مشتری کو اولاد ہوئی) میں حضرت عمر اور حضرت علی قیمت اور عقر (باندی کی مہر) کا فیصلہ فرمایا، یہ فیصلہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مشاورت اور ان کی موجودگی میں ہوا، ان حضرات نے دودھ کی قیمت کا فیصلہ نہیں فرمایا، اگر یہ مال ہوتا تو ضرور اس کو بھی فیصلہ میں شامل فرماتے۔ قیاس بھی اس بیع کے عدم جواز کا متقاضی ہے وہ اس طرح کہ یہ دودھ ہر کسی کے لیے استعمال کرنا درست نہیں، صرف بچوں کے لیے بطور غذا جائز ہے اور جس چیز سے عمومی حالات میں انتفاع لینا حرام ہو وہ مال نہیں ہوتا۔[25]

ملک بینکس (Milk Banks) کے قیام سے دودھ خریدنے میں بلکہ باقاعدہ اس کو کاروبار بنانے میں اس کی حوصلہ افزائی ہے جو شرعاً ممنوع ہے، لیکن ماں کے علاوہ بچے کو کسی دوسری عورت کا دودھ پلانا ضروری ہو اور وہ بلا قیمت نہ مل سکتا ہو تو اس کا خرید نا ضرورتاً جائز ہو گا، مگر بائع کے لیے اس کی قیمت کا استعمال ہرگز جائز نہ ہو گا، اس کی نظیر خنزیر کے بال کا بغرض "خرز" یعنی سینے کے لیے استعمال ہے کہ زمانِ ماضی میں موزے وغیرہ کی سلائی میں یہ استعمال ہوتا تھا اور اس کا کوئی دوسرا متبادل نہیں تھا، ایسی صورت میں علمائے کرام کا فتویٰ تھا کہ اگر یہ بال بغیر قیمت کے نہ ملے تو اسے خریدنا تو جائز ہو گا مگر بیچنے والے کے لیے اس کی قیمت کا استعمال حلال نہیں۔[26] دوسری بات یہ ہے کہ یہ

کاروبار انسانی عزت اور شرافت کے خلاف ہے، اسلام نے انسان کو عزت و کرامت اور بلند درجہ عطا فرمایا ہے، چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

" وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ "[27]

ترجمہ: اور ہم نے عزت دی ہے آدم کی اولاد کو ۔

انسان معزز و مکرم ہے اور یہ بات جائز نہیں کہ اس کے اجزاء عام اشیاء کی طرح بازار میں بیچے اور خریدے جائیں۔ انسان کا دودھ بیچنے میں اس کی ذلت ہے کہ بکریوں اور بھینسوں کی طرح ان سے دودھ دوہا جائے، صبح شام دودھ اترنے کا انتظار کیا جائے۔

7۔ملک بینکس (Milk Banks) کے مانعین اور ان کے دلائل

1۔ملک بینک میں صورت حال یہ ہوتی ہے کہ مختلف عورتوں کا دودھ جمع کیا جاتا ہے اور پھر وہ آپس میں ملا دیا جاتا ہے۔ جس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ بچہ سے کسی عورت کا دودھ پیا ہے۔ اس میں خرابی یہ ہے کہ جہالت کی وجہ سے رضاعی بھائی اپنی رضاعی بہن سے نکاح کر لے یا اپنی رضاعی خالہ، رضاعی پھوپھی سے نکاح کر بیٹھے حالانکہ شریعت مطہرہ نے منع فرمایا دیا ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو چیز نسب سے حرام ہوتی ہے وہی چیز رضاعت سے بھی حرام ہوتی ہے۔ قطع نظر فقہاء کے مناقشات کے اس سے بچنا ہی بہتر ہے اور جمہور فقہاء کی رائے بھی یہی ہے۔

2۔ترقی یافتہ اور بہترین صلاحیتوں کے حامل ممالک میں بھی ملک بنک میں دودھ کو جمع کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ یہ نہایت مہنگا اور اخراجات طلب معاملہ ہے۔ اس طرح کا جمع شدہ دودھ خوردبینی جانداروں (Microbes) کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کے بعض خصائص اور خوبیاں ڈی کمپوزیشن (Decomposition) کے نتیجے میں ضائع ہو جاتی ہیں جو کہ مائیکروبز کے نتیجے میں یا وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ ہوتا رہتا ہے۔ ترقی پذیر ممالک ان اخراجات کے متحمل نہیں ہو سکتے، جس کی وجہ سے فوائد کی بجائے نقصانات کا اندیشہ بڑھ جاتا ہے۔

3۔رضاعت سے مقصود ماں اور بچے کے درمیان ایک رابطہ اور تعلق قائم کرنا بھی ہے اور یہ طبعی طور پر ہی ممکن ہے، نہ کہ بنک کے طریقے سے، نیز اتنی مائیں جو دودھ عطیہ کریں کہاں سے لائیں گے؟ کیا ایسی ماں سے لیا جائے گا جس کا بچہ وفات پا گیا ہے؟ یا جس کا بچہ موجود ہے؟ اور جس کا بچہ صحیح موجود ہے وہ ملک بنک کو دودھ دینے کی بجائے خود پینے کا زیادہ حقدار نہیں ہے؟

4۔ملک بنک کے قیام سے غریب لوگ اس کی تجارت میں مشغول ہو جائیں گے اور غریب مائیں اپنا دودھ اپنے بچوں کے بجائے امراء کے بچوں کو مہیا کرنا شروع کر دیں گی جس سے غرباء کے بچوں کی صحت اور بھی زیادہ متاثر ہو گی۔

5۔انسانی دودھ کی خرید وفروخت سے کئی مسائل جنم لیں گے جیسا کہ اس وقت خون کی خرید وفرخت اور دیگر انسانی اعضاء کی غیر قانونی خرید وفروخت کے معاملے میں ہے۔ نیز اس طرح سے بہت سی ماؤں کے امراض کے جراثیم اور وائرس اکٹھے ایک ساتھ پیکٹ میں جمع ہو کر جگہ جگہ پھیل جائیں گے جس سے بیماریوں پر قابو پانا مشکل ہو جائے گا۔ خون کی طرح سے دودھ کی سکریننگ کا نظام بھی قائم کرنا پڑے گا۔

6۔اللہ نے انسان کو عزت بخشی ہے ،ملک بنک (Milk Bank) کے قیام سے ان کی حیثیت بھی گائے، بھینس اور بھیڑ کے دودھ کی طرح ہو جائے گی، کہ ان کا بھی دودھ جمع کیا جائے گا اور مختلف طریقے استعمال کرتے ہوئے انہیں ٹھنڈا یا خشک کیا جائے گا۔ مناسب نہیں ہے کہ اس صورت کو انسانوں کے لیے صورتاً یا موضوعاً بروئے کار لایا جائے تاکہ ان کی عزت و تکریم میں فرق نہ آنے پائے۔

7۔دودھ بچے کی سب سے بنیادی ضرورت ہے جس پر اس کی زندگی کا انحصار ہے اور ایسی ضروریات جن کے عدم سے جان کو خطرہ ہو، شارع انکے بارے میں کوئی نہ کوئی متبادل ضرور مہیا کرتا ہے۔ اگر ماں کا دودھ بچے کو کافی نہ ہو، یا ماں کا دودھ نہ ہو تو رضاعت کے ذریعے سے بچے کی پرورش کی جاتی ہے۔ قرآن پاک میں اس کی صراحت موجود ہے۔[28]

8۔جمہور فقہاء کی رائے کا احترام ضروری ہے

نصوص قرآنیہ سے رضاعت سے تحریم ثابت ہو جاتی ہے اور یہاں یہ رضاعت لغوی نہیں ہے بلکہ رضاعت فقہی ہے جس میں بلا امتصاص الثدی یا باامتصاص الثدی عورت کا دودھ بچے کے پیٹ کے اندر پہنچ جائے، اگرچہ یہاں مولود کی عمر اور رضعات کی تعداد اور کثرت و قلت میں فقہاء میں اختلاف ہے لیکن اس چیز پر اتفاق ہے کہ اس سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔ بلا امتصاص الثدی سے عدم تحریم رضاعت کے قائل فقہاء میں سے صرف ابن حزم ظاہری اور لیث بن سعد ہیں اور یہ اقوال امت میں کبھی بھی متداول نہیں رہے اس لیے ان مرجوح اقوال پر اس مسئلہ کی بنیاد نہ رکھی جائے۔

9۔ماں کے دودھ کے متبادلات

جب ماں کا دودھ دستیاب نہ ہو تو اس کے متبادل بھی موجود ہیں۔ مشرق میں گائے، بھینس، بکری وغیرہ حیوانات کے دودھ کو بذریعہ بوتل استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ خشک ڈبہ بند، فارمولا ملک (Formula Milk) دستیاب ہیں جو کہ ڈاکٹر بچے کی صحت اور اس کی ضروریات کے مطابق تجویز کرتا ہے۔ اگرچہ اس کو بریسٹ فیڈنگ (Breast Feeding) پر کوئی بھی ترجیح نہیں دیتا لیکن جب کچھ دستیاب نہ ہو تو یہ متبادل صورتیں اختیار کی جاتی ہیں۔ یہ ضروری بھی نہیں ہیں کہ ہر ماں کا دودھ بچے کے لیے یکساں مفید ہو، بلکہ بعض اوقات ماؤں کے دودھ میں کسی بیماری کے اثرات موجود ہو سکتے ہیں جس کے بعد متبادلات کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

10۔خاتمہ بحث

شریعت مطہرہ میں ایسی رضاعت سے تحریم کا ثبوت ہے جس سے گوشت بنے اور ہڈی مضبوط ہو ،اور یہ علت ملک بنک (Milk Bank) کے دودھ میں بھی پائی جاتی ہے اور ائمہ کے فتاویٰ واضح ہیں کہ احناف کے ہاں ایک رضعہ سے اور شوافع کے ہاں پانچ رضعات سے تحریم ثابت ہو جاتی ہے۔ اسلامی ممالک میں رضاعت کا رواج موجود ہے، لہذا یہاں ملک بنک کی زیادہ طبّی ضرورت بھی نہیں ہے۔ میڈیکل سائنس نے بھی ماؤں کے دودھ کی عدم دستیابی کی صورت میں یا عدم توافق کی صورت میں اس کے مناسب متبادلات پیش کیے ہیں جو کہ جواز کی حدود میں بھی آتے ہیں اور سہل الوصول اور سہل الحصول بھی ہیں۔ انفیکشن کے خطرات بھی اس کے عدم قیام سے کم ہوں گے ،اور یہ

پستان سے دودھ پلانے کے قائم مقام نہیں ہے۔انسانی جسم سے باہر نکلنے کے بعد دودھ میں بیکٹریا کی وجہ سے تخریبی عمل شروع ہو جاتا ہے جس سے اس کے غذائی اجزاء ضائع ہو جاتے ہیں۔اس کے علاوہ معاشرتی طور پر غریب خاندانوں کی عورتوں میں دودھ کی تجارت رواج پانے کا خطرہ ہے جو ایک طرف تو تکریم انسانیت کے خلاف ہے اور دوسری طرف خود ان ماؤں کے اپنے بچے دودھ جیسی بنیادی ضرورت سے محروم رہ جائیں گے۔ مغربی ممالک میں بھی اطباء بالخصوص جو ملک بنک کی صنعت سے یا بچوں کے علاج معالجہ سے منسلک ہیں،اس وقت ملک بنک کے محفوظ شدہ دودھ سے زیادہ ترجیح Wet Nursing کو دے رہے ہیں،جو کہ در حقیقت اسلامی ممالک میں رائج رضاعت ہی کی دوسری شکل ہے،اس کا حساب تحریم رضاعت کے امور میں رکھنا آسان ہے۔اور صدیوں سے اسلامی ممالک میں مروج ہے۔ان بنکوں کے قیام اور انہیں برقرار رکھنے پر ایک خطیر سرمایہ درکار ہے ،جو کہ اگرچہ انسانی جان کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا لیکن اکثر اسلامی ممالک اس سرمایہ کو خرچ کیے بغیر رضاعت کے طریقہ سے استفادہ کر سکتے ہیں۔سب سے بڑھ کر ہماری مذہبی روایات اور اعتقادات اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ خواہ مخواہ رضاعی رشتوں کے تقدس کی پامالی کی طرف قدم بڑھایا جائے جبکہ اس کے متبادل حل موجود ہیں۔نصوص شرعیہ اس بارے میں واضح ہیں حدود اللہ سے تجاوز کرنا کسی صورت میں بھی مستحسن نہیں ہے۔رضاعت سے تحریم پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے امام ابن حزم ظاہری کا موقف اس بارے میں جمہور کی رائے کے مخالف ہے اس لئے اس کو اختیار کر کے امت مسلمہ میں افتراق و انتشار کا دروازہ بلا وجہ نہ کھولا جائے۔ہمارے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر بات میں اہل مغرب کی پیروی کریں بلکہ اپنے کلچر،مذہب اور عقیدہ کو بھی مد نظر رکھنا ضروری ہے۔خواہ مخواہ جدت کے نام پر حدود اللہ میں دخل اندازی کرنا کوئی مستحسن اقدام نہیں ہے۔ بہتر یہی ہے کہ حتی الوسع رضاعت کو فروغ دیا جائے اور مغرب میں مسلمان اپنے اندر اتحاد پیدا کر کے اپنے اس قسم کے بچوں کے لیے Wet Nurses کا انتظام کریں۔

کتابیات

1. القرآن
2. ابن عابدین، محمد امین بن عمر،رد المحتار علی الدرالمختار،ایچ ایم سعید کراچی
3. ابن قدامہ، أبو محمد، موفق الدین عبداللہ بن احمد، المغنی، مکتبہ القاہرۃ
4. ابن نجیم،زین الدین بن ابراہیم،البحرالرائق ،مکتبہ رشیدیہ کراچی
5. بیہقی،ابو بکر احمد بن حسین،السنن ،دارالکتب العلمیہ بیروت،ط:سوم ۱۴۲۴ھ
6. بیہقی،احمد بن حسین،معرفۃ السنن والآثار،جامعۃ الدراسات الاسلامیۃ کراچی،ط:اول ۱۴۱۲ھ
7. بیہقی،احمد بن حسین،السنن الصغیر ،جامعۃ الدراسات الاسلامیہ کراچی

8. حصکفی، علاءالدین محمد بن علی، الدر المختار، دارالکتب العلمیه بیروت، ط: اول ۱۴۲۳ھ
9. خرقی، ابوالقاسم عمر بن الحسین، متن الخرقی علی مذهب ابی عبد الله احمد بن حنبل، دارالصحابة للتراث، ۱۴۱۳ھ
10. داماد أفندی، عبد الرحمن بن محمد بن سلیمان، مجمع الأنهر فی شرح ملتقی الأبحر، دارالکتب العلمیة بیروت، ط: دوم ۱۴۱۹ھ
11. شیرازی، ابواسحاق ابراہیم بن علی بن یوسف، المهذب فی فقه الامام الشافعی، دارالکتب العلمیه، بیروت
12. شافعی، ابو بکر بن محمد، کفایة الاخیار فی حل غایة الاختصار، دارالخیر، دمشق، ط: اول ۱۹۹۴
13. طبرانی، سلیمان بن احمد، المعجم الکبیر، مکتبة العلوم والحکم موصل، ط: دوم ۱۴۰۴ھ
14. صعیدی، ابوالحسن علی بن احمد، حاشیة العدوی علی شرح کفایة الطالب الربانی، دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
15. غزالی، ابوحامد محمد بن محمد، المستصفی فی علم الاصول، دارالکتب العلمیه بیروت، ط: اول ۱۴۱۳ھ
16. لاجپوری، سید عبدالرحیم، فتاویٰ رحیمیہ، دارالاشاعت اردو بازار کراچی، ط: اول ۲۰۰۹
17. مالک بن انس، المؤطا، مؤسسة الرسالة، ۱۴۱۲ھ
18. مسلم، الجامع الصحیح، دارالطباعة العامرة، ترکی، ۱۳۳۴ھ

حوالہ جات

1 البقرہ: ۲۳۳

2 ابن عابدین، محمد امین بن عمر، رد المحتار علی الدرالمختار، باب الرضاع، ایچ ایم سعید کراچی، ج ۳، ص ۲۱۱

3 لاجپوری، سید عبدالرحیم، فتاویٰ رحیمیہ، دارالاشاعت اردو بازار کراچی، ط: اول ۲۰۰۹ء، ج ۸، ص ۲۴۹

4 غزالی، ابوحامد محمد بن محمد، المستصفی فی علم الاصول، دارالکتب العلمیه بیروت، ط: اول ۱۴۱۳ھ، ص ۱۷۴

5 صعیدی، ابوالحسن علی بن احمد، حاشیة العدوی علی شرح کفایة الطالب الربانی، دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ، ج ۲، ص ۱۱۵

6 مالک بن انس، المؤطا، مؤسسة الرسالة، ۱۴۱۲ھ، ج ۲، ص ۷۰، حدیث: ۱۷۳۸

7 النساء: ۲۳

8 مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الرضاع، باب تحریم الرضاعة من ماء الفحل، حدیث: ۳۵۷۹

9 مالک، المؤطا، ج ۲، ص ۷، حدیث: ۱۷۳۸

10 شافعی، ابو بکر بن محمد، کفایة الاخیار فی حل غایة الاختصار، دارالخیر، دمشق، ط: اول ۱۹۹۴، ص ۴۳۴

11 خرقی، ابوالقاسم عمر بن الحسین، متن الخرقی علی مذهب ابی عبد الله احمد بن حنبل، دارالصحابة للتراث، ۱۴۱۳ھ، ج ۱، ص ۱۱۹

12 شیرازی،ابواسحاق ابراہیم بن علی بن یوسف،المھذب فی فقه الامام الشافعی ، دارالکتب العلمیه،بیروت،ج۳،ص۱۴۲

13 ایضا،ج۳،ص ۱۴۲

14 بیہقی،احمد بن حسین،معرفة السنن والآثار،جامعة الدراسات الاسلامیة کراچی،ط:اول ۱۴۱۲ھ،حدیث:۱۵۴۵۱

15 بیہقی،معرفة السنن والآثار،حدیث:۱۵۴۵۶

16 بیہقی،احمد بن حسین،السنن الصغیر،باب فی رضاعة الکبیر ،جامعة الدراسات الاسلامیه کراچی،ط:اول،ج۳،ص۱۷۷

17 داماد أفندی،عبدالرحمن بن محمد بن سلیمان،مجمع الانہر فی شرح ملتقی الأبحر ،داراحیاء التراث العربی بیروت،ج۱،ص۳۷۵

18 النساء:۲۳

19 طبرانی، سلیمان بن احمد،المعجم الکبیر ،مکتبة العلوم والحکم موصل،ط:دوم ۱۴۰۴ھ،ج۳،ص۱۳۹

20 ابن عابدین، محمد امین بن عمر،رد المحتار علی الدرالمختار،دارالفکر بیروت،ط:دوم ۱۴۱۲ھ،ج۳،ص ۲۱۲

21 حصکفی،علاءالدین محمد بن علی،الدر المختار،دارالکتب العلمیه بیروت،ط:اول ۱۴۲۳ھ،ص ۲۰۲

22 بیہقی،ابو بکر احمد بن حسین،السنن ،باب ماورد فی اللبن یشبه علیه ،دارالکتب العلمیه بیروت،ط:سوم ۱۴۲۴ھ،ج۷،ص۷۶۵

23 ابن قدامه، أبو محمد، موفق الدین عبداللہ بن احمد، المغنی، مکتبہ القاھرة،ج۳،ص ۱۹۴

24 ابن نجیم،زین الدین بن ابراہیم،البحرالرائق ،کتاب الرضاع ،مکتبہ رشیدیہ کراچی،ج۳،ص۳۸۷

25 موسوعة الفقهية،ج۳۵،ص۱۹۹

26 داماد أفندی ،عبد الرحمن بن محمد بن سلیمان ،مجمع الأنہر فی شرح ملتقی الأبحر،دارالکتب العلمیة بیروت ،ط:دوم ۱۴۱۹ھ،ج۳،ص ۸۵

27 بنی اسرائیل:۷۰

28 النساء:۲۳

References

1. Al-Baqarah: 233
2. Ibn Abidin, Muhammad Amin bin Umar, Rid al-Muhthar Ali al-Dar al-Mukhtar, Bab al-Raa'ah, HM Saeed Karachi, vol. 3, p. 211
3. Lajpuri, Syed Abdul Rahim, Fatawi Rahimiya, Darul Isha'at Urdu Bazar Karachi, vol. 1, 2009, vol.8, p.249
4. Al-Ghazali, Abu Hamid Muhammad bin Muhammad, Al-Mustafi fi ilm al-usul, Dar al-Kitab al-Ulamiya Beirut, Vol. 1, 1413 AH, p. 174
5. Saidi, Abu Al-Hasan Ali Ibn Ahmad, Hashiyyah Al-Adwi Ali Sharah Kifayyah Talib al-Rabbani, Dar al-Fikr Beirut 1414 AH, Vol.2, p.115
6. Malik bin Anas, Al-Mawta, Musisat al-Rasalat, 1412 AH, Volume 2, p. 07, Hadith: 1738
7. Al-Nisa: 23
8. Muslim, Al-Jama'i al-Sahih, Kitab al-Radha, Chapter Tahirim al-Radha from Maa al-Fahl, Hadith: 3579
9. Malik, Al-Mawta, Vol. 2, p. 7, Hadith: 1738

10. Shafi'i, Abu Bakr bin Muhammad, Kufaiyyah al-Akhyar fi hal ghayyy al-akhtsar, Dar al-Khair, Damascus, Vol. 1, 1994, p. 434.
11. Kharqi, Abu al-Qasim Umar bin al-Husayn, Matan al-Kharqi Ali Madhhab Abi Abdullah Ahmad bin Hanbal, Dar al-Sahaba for Tradition, 1413 AH, vol.1, p.119
12. Shirazi, Abu Ishaq Ibrahim bin Ali bin Yusuf, al-Mahzab fi fiqh of Imam al-Shafi'i, Dar al-Kitab al-Ilamiyyah, Beirut, vol.3, p.142
13. Also, Vol. 3, p. 142
14. Bayhaqi, Ahmad bin Hussain, Knowledge of Sunnah and Antiquities, Islamic Studies University, Karachi, Volume 1, 1412 AH, Hadith: 15451
15. Bayhaqi, Knowledge of the Sunan and Antiquities, Hadith: 15456
16. Bayhaqi, Ahmad bin Hussain, Sunan al-Saghir, chapter fi rezaat al-kabeer, Jamiat al-Islamiyya Karachi, I: I, vol. 3, p. 177
17. Damad Effendi, Abd al-Rahman bin Muhammad bin Sulaiman, Majam al-Anhar fi Sharh Multaqi al-Bahr, Darahiya al-Trath al-Arabi Beirut, Vol. 1, p. 375
18. Women: 23
19. Tabrani, Suleiman bin Ahmad, Al-Maajim al-Kabeer, School of Science and Law, Mosul, Volume 2, 1404 AH, Vol.
20. Ibn Abidin, Muhammad Amin Ibn Umar, Rid al-Muhthar Ali al-Dar al-Mukhtar, Dar al-Fikr, Beirut, 1:2 1412 AH, vol.3, p.212
21. Haskafi, Alauddin Muhammad bin Ali, Al-Dar al-Mukhtar, Dar al-Kitab al-Ulamiya Beirut, Vol. 1, 1423 AH, p. 202
22. Bayhaqi, Abu Bakr Ahmad bin Hussain, Sunan, Chapter Maward fi al-Laban Yashba alaihi, Dar al-Kitab al-Ulamiya Beirut, 3:3 1424 AH, vol.7, p.765
23. Ibn Qudama, Abu Muhammad, Moafaq al-Din Abd Allah bin Ahmad, Al-Mughni, Muktaba al-Qahrah, vol. 3, p. 194.
24. Ibn Najaim, Zain al-Din Ibn Ibrahim, Al-Bahr al-Ra'iq, Kitab al-Raa'ah, Rashidiyyah School, Karachi, Vol. 3, p. 387.
25. Musawat al-Fiqhiyyah, vol. 35, p. 199
26. Damad Effendi, Abd al-Rahman bin Muhammad bin Sulaiman, Majmam Anhar fi Sharh Multaqi al-Abhar, Dar al-Kitab al-Ilamiya Beirut, vol. 2: 1419 AH, vol. 3, p. 85
27. Bani Israel: 70
28. Al-Nisa: 23